حضرت خواجہ سید بہاء الدین محمد نقشبند بخاری قدس سرہٗ العزیز

امام الطریقہ، غوث الخلیفہ

نام ونسب:

آپ کا اسم گرامی محمد بن محمد البخاری ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۴ محرم الحرام ۷۱۸ھ قصر عارفاں میں ہوئی آپ کا اسم گرامی محمد بن البخاری ہے آپ کی کنیت بہاؤ الدین اور لقب نقشبند ہے۔ آپ سادات کرام حضرت امام حسن عسکری قدس سرہ کی اولاد میں سے ہیں۔

آمد کی بشارت:

آپ کی پیدائش سے پہلے حضرت بابا سماسی نے آپ کے تولد کی بشارت دی اور فرمایا کہ قریب ہے کی قصر ہندواں قصرِ عارفاں ہو جائے گا نیز فرمایا کہ مجھے اس مقام سے مردِ حق کی خوشبو آتی ہے۔

باطنی انتساب:

ولادت کے تیسرے روز حضرت بابا سماسی قدس سرہ نے آپ کو اپنی فرزندی میں قبول فرما کر اپنے خلیفہ سید امیر کلال قدس سرہ سے آپ کی تربیت کا عہد لیا۔

تعلیم وتربیت:

آپ کو آداب طریقت کی تعلیم بظاہر سید امیر کلال سے ہے مگر حقیقت میں آپ اویسی ہیں۔ آپ کی تربیت حضرت عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت سے ہوئی۔

نقشبند کی وجہ تسمیہ:

(۱) آپ جب کسی سالک کو ذکر قلبی کی تعلیم فرماتے تو اس کے قلب پر اسم اللہ نقش فرما دیتے اور وہ نقش اس قدر قوی ہوتا کہ عوارض قلبیہ سے بھی زائل نہ ہوتا تھا۔

(۲) آپ ابتدائے سلوک میں ہر مرید کے آئینہ قلب پر اپنے کامل تصرف اور مکمل توجہ سے نقوش کونیہ کو راہ بند فرما دیا کرتے تھے یوں صورتوں کا نقش ذکر قلبی میں مخل نہ ہوتا تھا۔

نقشبند است کہ از یک نظرش تا دم حشر

ور مرا یائے خوا طر نہ فتد نقش صور

طریقت نقشبندیہ کی فضیلت:

آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے خواجگان طریقت میں چار طرح کی نسبتیں ہیں:

ایک حضرت خضر علیہ السلام سے، دوسری حضرت جنید بغدادی قدس سرہ سے، تیسری سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے، چوتھی خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اس لئے اس سلسلے کے درویشوں کو ''**ملح المشائخ**'' کہا جاتا ہے۔

ذکرِ خفی:

خواجگان نقشبندیہ کے سلسلہ میں خواجہ محمود انجیر فغنویؒ کے وقت سے سید امیر کلالؒ کے زمانے تک ذکر خفیہ کو ذکر علانیہ کے ساتھ جمع کرتے تھے۔ مگر خواجہ نقشبند ذکر خفیہ کرتے تھے۔

نظر عنائیت کی برکت:

حضرت علاء الحق والدین قدس سرہ فرماتے تھے کہ ہمارے مرشد حضرت خواجہ کی نظر عنائیت کی برکت سے طالبوں کا یہ حال تھا کہ قدم اول میں سب سعادات مراقبہ سے مشرف ہو جاتے تھے۔ جب نظر عنائیت زیادہ ہوتی تو درجہ عدم کو پہنچ جاتے۔ جب اس سے زیادہ نظر عنائیت ہوتی تو مقام فناء کو پہنچ جاتے فانی از خود واصل بالحق ہو جاتا۔

باطنی تصرف

فریادرسی:

آپ کی ایک مرید کسی رئیس کے ہاں ملازمہ تھی عورت حسین وجمیل تھی وہ رئیس اس پر فریفتہ ہو گیا ایک روز چوبارے پر اس سے جبراً زنا کرنے کی کوشش کی وہ عورت آپ کے ساتھ ارادت ونسبت کی وجہ سے پاکدامن تھی اس لئے اس نے انکار کر کے رئیس کو دھتکارا لیکن وہ شیطان پیچھے نہ ہٹا عورت نے اپنی عزت بچانے کے لئے چوبارے سے نیچے چھلانگ لگا دی اور یوں فریاد کی:

''المدد یا شاہِ نقشبند''

قبل اس سے کہ وہ عورت زمین پر گرے آپ نے اسے تھام لیا اس عورت نے پوچھا کی آپ اتنی جلدی کیسے تشریف لے آئے آپ نے فرمایا: ''تو نے چابارے سے گرتے ہوئے ہمیں مدد کے لئے پکارا اور ہم بخارا سے چلے آئے''۔

تصورِ شاہِ نقشبند:

آپ کے ایک مرید شیخ روز بخاری نقل کرتے ہیں کہ جب مجھے راستہ میں امیر برہان الدین سے ملاقات کا اتفاق ہوتا تو میرے احوال باطنی غائب ہو جاتے ایک دن میں آپ کی کدمت میں امیر برہان الدین کی شکایت کرنے کے لئے حاضر ہوا آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا تم امیر برہان الدین کی شکایت کرنے کے لئے آئے ہو میں نے عرض کی کہ حضرت کرضمیر خورشید نظیر خود روشن ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہوں تو تم میری طرف متوجہ ہو جانا کہ میں نہیں ہوں جو کچھ ہیں حضرت خواجہ ہیں بعد ازیں جب میری حضرت خواجہ سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے میری طرف متوجہ ہونا چاہا میں نے آپ کی صورت مبارک کا تصور کرلیا اور کہا کہ میں نہیں ہوں میرے حضرت ہیں اسی وقت امیر برہان اددین کا حال متغیر ہو گیا اور بے ہوش ہو کر گر گئے اس کے بعد اُنہوں نے مجھ میں کبھی تصرف نہیں کیا۔

خلفائے کرام:

آپ کے نامور خلفاء میں خواجہ علاؤالدین عطارؒ خواجہ یعقوب چرخیؒ اور خواجہ محمد پارساؒ شامل ہیں۔

وصال مبارک:

آپ کی عمر مبارک ۷۳ برس ہوئی آپ کا وصال مبارک شب دوشنبہ ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک قصر عارفاں بخارا شریف میں ہے۔

ارشادات عالیہ

آپ کا ارشاد ہے کہ حضرت خواجہ عزیزان رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ!

۱۔ مردان حق کے سامنے پوری زمین دسترخواں کی مانند ہے اور ہم کہتے ہیں کہ ایک ناخن کی طرح ہے کوئی بھی چیز ان کی نظروں سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔

۲۔ سالک کو چاہیے کہ اپنی قلب کی نگہداشت کا لحاظ رکھے، کلام وطعام، خرید وفروخت، عبادات کی بجا آوری، تلاوت قرآن پاک اور دورانِ وعظ وغیرہ غرضیکہ کہ چشم زدن بھی حق تعالیٰ سے غافل نہ ہو تا کہ مقصود حاصل ہو۔

۳۔ آپ سے پوچھا گیا کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی بنیاد کس چیز پر ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''**خلوت در انجمن**'' پر یعنی بظاہر مخلوق کے ساتھ ہو مگر باطن اللہ کے ساتھ ہو۔

۴۔ مرید سے احوال کا ظاہر ہونا شیخ کی کرامت ہے۔

۵۔ مجاز حقیقت کا پل ہے۔تمام عبادات چاہےقولی ہوں یا فعلی مجاز ہیں جب تک سالک ان سے نہیں گزرے گا حقیقت تک نہیں پہنچے گا۔

۶۔عبادت طلب وجود اور عبودیت تلف وجود ہے۔

۷۔باطن پر نگاہ رکھنا نہایت مشکل ہے لیکن االلہ والوں کی تربیت سے باطن پر نگاہ رکھنا آسان ہوجاتا ہے کیونکہ کامل شیخ کی ایک بار ہی نظر سے اس قدر تصفیہ باطن ہوتا ہے کہ ریاضیاتِ کثیرہ سے بھی نہیں ہوتا ہے۔

۸۔حضرت خواجہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی علم منطق پڑھے تو کس نیت سے پڑھے؟ فرمایا کہ حق و باطل میں امتیاز کی نیت سے۔

۹۔خدا طلبی بلا طلبی ہے۔احادیث قدسیہ میں آتا ہے کہ اللہ فرماتا ہے جس نے مجھے دوست رکھا میں نے اسے ابتلاء میں ڈالا یہ بات ظاہر ہے محبوب جس قدر زیادہ عزیز ہوتا ہے۔اس کی طلب کی راہ میں بلا زیادہ ہوتی ہے۔

۱۰۔لوگوں نے حضرت خواجہ قدس سرہ سے کرامت طلب کی۔آپ نے فرمایا ہماری کرامت ظاہر ہے کہ باوجود اتنے گناہوں کے ہم روئے زمین پر چل سکتے ہیں۔

۱۱۔حضرت خواجہ قدس سرہ سے پوچھا گیا کہ اہل اللہ کو جو لوگوں کے خطرات و احوال و اعمال کی بصیرت و شناخت ہوتی ہے وہ کہاں سے ہے۔فرمایا کہ اس نور کی فراست سے ہوتی ہے۔جو حق تعالیٰ نے ان کو عطا کیا ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے ’’تم مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے‘‘

۱۲۔آپ نے فرمایا کہ تیرا حجاب تیرا وجود ہے اپنے نفس کو چھوڑ اور آجا۔

۱۳۔آپ سے کسی نے پوچھا کہ نماز میں حضور کس چیز سے حاصل ہوتا ہے فرمایا طعامِ حلال سے جو وقوف و آگاہی سے کھایا جائے۔نماز سے خارج اوقات وضو اور تکبیر تحریمہ کے وقت بھی وقوف کی رعایت کی جائے۔

۱۴۔آپ نے فرمایا کہ ذکر خفی کی حقیقت وقوف قلبی سے حاصل ہوتی ہے اور ایسا ہوتا ہے کہ قلب کو معلوم نہیں کہ وہ ذکر میں مشغول ہے اور اگر قلب کو معلوم ہو جائے کہ وہ ذاکر ہے تو جان لو کہ وہ غافل ہے۔

۱۵۔آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے سلسلہ میں قدم رکھے گا جب تک مقصود کو نہیں پہنچے گا اس دنیا سے نہیں جائے گا اور جو شخص روگردانی کرے گا دنیا سے بے ایمان جائے گا۔